فتاوٰی رضویّہ
مع تخریج وترجمہ عربی عبارات
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ
۱۴
رضا فاؤنڈیشنؒ
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸
پاکستان (۵۴۰۰۰)

نام کتاب ____________ فتاوٰی رضویہ جلد چہاردہم
تصنیف ____________ شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
ترجمہ عربی عبارات ________ حضرت علامہ مفتی محمد خاں قادری، لاہور
پیش لفظ ____________ حافظ عبدالستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
ترتیبِ فہرست ____________ حافظ عبدالستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
مقدمہ ____________ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری
تخریج و تصحیح ____________ مولانا نذیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرم اللہ بٹ
باہتمام و سرپرستی ____________ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلٰی تنظیم المدارس اہلسنّت، پاکستان
کتابت ____________ محمد شریف گل، کڑیال کلاں (گوجرانوالا)
پیسٹنگ ____________ مولانا محمد منشا تابش قصوری معلم شعبہ فارسی جامعہ نظامیہ لاہور
صفحات ____________ ۷۱۲
اشاعت ____________ جمادی الاخرٰی ۱۴۱۹ھ / ستمبر ۱۹۹۸ء
مطبع ____________
ناشر ____________ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
قیمت ____________

ملنے کے پتے

*مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
* مکتبہ تنظیم المدارس، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
*مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی
*ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

صورتِ مستفسرہ میں یہ رافضی اس مرحومہ سیدہ سنّیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں پاسکتے اصلاً کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے اگرچہ بنی عم نہیں خاص حقیقی بھائی بلکہ اس سے بھی قریب رشتے کے کہلاتے اگرچہ وہ عصوبت کے منکر نہ بھی ہوتے کہ اُن کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے۔ سراجیہ میں ہے:

موانع الارث اربعۃ (الی قولہ) واختلاف الدینین۔[1]	وراثت کے موانع چار ہیں، دین کا اختلاف، تک بیان کیا۔ (ت)

تحقیق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما خواہ اُن میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اس قدر کہ انھیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتوی کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔ درمختار مطبوعہ مطبع ہاشمی صفحہ ۶۴ میں ہے:

ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بھا کقولہ ان اللہ تعالٰی جسم کالاجسام وانکارہ صحبۃ الصدیق۔[2]	اگر ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالٰی اجسام کے مانند جسم ہے یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔

طحطاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۴۴ میں ہے: وکذا خلافتہ[3] (اور ایسے ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ فتاوٰی خلاصہ قلمی کتاب الصلوۃ فصل ۱۵ اور خزانۃ المفتین قلمی کتاب الصلوۃ فصل فی من یصح الاقتداء بہ و من لایصح میں ہے:

الرافضی ان فضل علیاً علی غیرہ فھو مبتدع ولو انکر خلافۃ الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ فھو کافر۔[4]	رافضی اگر مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافتِ صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔

فتح القدیر شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۴۸ اور حاشیہ تبیین العلامہ احمد شلبی مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۵ میں ہے:

[1] سراجی فی المیراث فصل فی الموانع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۴

[2] درمختار باب الامامۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۸۳

[3] حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار باب الامامۃ دارالمعرفۃ بیروت ۱/ ۲۴۴

[4] خزانۃ المفتین کتاب الصلوۃ فصل من یصح الاقتداء بہ ومن لایصح قلمی ۱/ ۲۸

فی الرافض من فضل علیاعلی الثلا ثۃ فمبتدع وان انکرخلافۃ الصدیق اوعمررضی اللہعنہما فھوکافر۔[1]	رافضیوں میں جو شخص مولٰی علی کو خلفاء ثلاثہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے افضل کہے گمراہ ہے اور اگر صدیق یافاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما کی خلافت کاانکار کرے توکافر ہے۔

وجیزامام کردری مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۳۱۸ میں ہے:

من انکرخلافۃ ابی بکررضی اللہ تعالٰی عنہ فھو کافرفی الصحیح ومن انکو خلافۃ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فھو کافرفی الاصح۔[2]	خلافتِ ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر کفرہے، یہی صحیح ہے، اور خلافتِ عمر فاروق رضی اللہ رتعالٰی عنہ کا منکر بھی کافر ہے، یہی صحیح تر ہے۔

تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق مطبوعہ مصر جلداول ص ۱۳۴ میں ہے:

قال المرغینانی تجوز الصلوۃ خلف صاحب ھوی و بدعۃ ولاتجوز خلف الرافضی والجھمی والقدری والمشبہ ومن یقول بخلق القراٰن،حاصلہ ان کان ھوی لا یکفر بہ صاحبہ تجوز مع الکراھۃ والافلا۔[3]	امام مرغینانی نے فرمایا بدمذہب بدعتی کے پیچھے نماز اداہو جائیگی اور رافضی، جہمی، قدری، تشبیہی کے پیچھے ہوگی ہی نہیں،اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اُس بدمذہبی کے باعث وُہ کافر نہ ہو تو نماز اُس کے پیچھے کراہت کے ساتھ ہوجائے گی ورنہ نہیں۔

فتاوٰی عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلداول ص ۸۴ میں اس عبارت کے بعد ہے:

ھکذافی التبیین والخلاصۃ وھو الصحیح ھکذافی البدائع۔	ایساہی تبیین الحقائق وخلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے ایسا ہی بدائع میں ہے۔

اُسی کی جلد ۳ صفحہ ۲۶۴ اور بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ اور الاشباہ قلمی فن ثانی کتاب السیر اور اتحاف الابصاروالبصائر مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸۷ اور فتاوٰی انقرویہ مطبوعہ مصر جلداول ص ۲۵ اور واقعات المفتین مطبوعہ مصر ص ۱۳ سب میں فتاوٰی خلاصہ سے ہے:

الرافضی ان کان یسب الشیخین و یلعنھما والعیاذ باللہ تعالٰی فھو کافروان کان	رافضی تبرائی جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کو معاذ اللہ بُرا کہے کافرہے،اور اگر مولا علی کرم اللہ

---

[1] حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق کتاب الصلوۃ باب الامامۃ والحدث فی الصلوۃ المطبعۃ الکبرٰی الامیریہ مصر ۱/ ۱۳۵

[2] فتاوٰی بزازیہ علی ہامش فتاوٰی ہندیہ نوع فیما یتصل بھا ممایجب اکفارہ من اہل البدع نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۳۱۸

[3] تبیین الحقائق کتاب الصلوۃ باب الامامۃ والحدث فی الصلوۃ المطبعۃ الکبرٰی الامیریہ مصر ۱/ ۱۳۴

یفضل علیا کرم اللہ تعالٰی وجہہ علیہما فھو مبتدع۔[1]	تعالٰی وجہہ کو صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی سے افضل بتائے توکافر نہ ہوگا مگر گمراہ ہے۔

اُسی کے صفحہ مذکورہ اور برجندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ ص ۲۱ میں فتاوٰی ظہیریہ سے ہے:

من انکر امامۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ فھو کافر وعلی قول بعضھم ھو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انہ کافر وکذٰلک من انکر خلافۃ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فی اصح الاقوال۔[2]	امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر کافر ہے، اور بعض نے کہا بد مذہب ہے کافر نہیں، اور صحیح یہ ہے کہ وُہ کافر ہے، اسی طرح خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر بھی صحیح قول پر کافر ہے۔

وہیں فتاوٰی بزازیہ سے ہے:

ویجب اکفارھم باکفار عثمان وعلی وطلحۃ وزبیر وعائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم۔[3]	رافضیوں، ناصبیوں اور خارجیوں کا کافر کہنا واجب ہے اس سبب سے کہ وہ امیر المومنین عثمان و مولٰی علی و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کو کافر کہتے ہیں۔

بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ ص ۱۳۱ میں ہے:

یکفر بانکارہ امامۃ ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ علی الاصح کانکارہ خلافۃ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ علی الاصح۔[4]	اصح یہ ہے کہ ابوبکر یا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی امامت و خلافت کا منکر کافر ہے۔

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۱۰۵ میں ہے:

الرافضی ان فضل علیا فھو مبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر۔[5]	رافضی اگر صرف تفضیلیہ ہو تو بد مذہب ہے اور اگر خلافتِ صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے۔

---

[1] فتاوٰی بزازیہ علی ھامش فتاوٰی ہندیۃ نوع فیما یتصل بہا نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۳۱۹

[2] برجندی شرح نقایہ کتاب الشہادۃ فصل یقبل الشہادۃ من اہل الہواء نولکشور لکھنؤ ۴/ ۲۱،۲۰

[3] فتاوٰی بزازیہ علی ھامش فتاوٰی ہندیۃ نوع فیما یتصل بہا مما یجب اکفارہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۳۱۸

[4] بحر الرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/ ۱۳۱

[5] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر کتاب الصلوۃ فصل الجماعۃ سنۃ موکدۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۱۰۸

شرح کنز للملا مسکین مطبع مصر جلد اول ص ۲۰۸ علی ہامش فتح المعین میں ہے:

فی الخلاصة یصح الاقتداء باھل الاھواء الا الجھمیة والجبریة والقدریة والرافضی الغالی ومن یقول بخلق القراٰن والمشبه. وجملتاہ ان من کان من اھل قبلتنا ولم یغل فی ھواہ حتی لم یحکم بکونه کافرا تجوز الصلوۃ خلفه وتکرہ واراد بالرافضی الغالی الذی ینکر خلافة ابی بکر رضی ﷲ تعالٰی عنه۔[1]	خلاصہ میں ہے بدمذہبوں کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے سوائے جہمیہ و جبریہ وقدریہ و رافضی غالی قائل خلق قرآن ومشبہ کے اور حاصل یہ کہ اہل قبلہ سے جو اپنی بدمذہبی میں غالی نہ ہو یہاں تک کہ اُسے کافر نہ کہا جائے اُس کے پیچھے نماز بکراہت جائز ہے۔اور رافضی غالی سے وہ مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔

طحطاوی علی مرقی الفلاح مطبع مصر ۱۹۸ میں ہے:

ان انکر خلافة الصدیق کفر و الحق فی الفتح عمر بالصدیق فی ھذا الحکم والحق فی البرھان عثمان بھما ایضاً ولا تجوز الصلوۃ خلف منکر المسح علی الخفین او صحبة الصدیق ومن یسب الشیخین اویقذف الصدیقة ولا خلف من انکر بعض ماعلم من الدین ضرورۃ لکفرہ ولا یلتفت الی تاویله و اجتھادہ[2]	یعنی خلافتِ صدیق رضی اللہ تعالٰی کا منکر کافر ہے اور فتح القدیر میں فرمایا کہ خلافتِ فاروق رضی اللہ تعالٰی کا منکر بھی کفر ہے،اور برہان شرح مواہب الرحمٰن میں فرمایا خلافت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں جو مسح موزہ یا صحابیتِ صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر ہو یا شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کو بُرا کہے یا صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر تہمت رکھے،اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات دین سے کسی شے کا منکر ہو کہ وہ کافر ہے اور اُس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا نہ اس جانب کہ اس نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا۔

نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان مطبوعہ مصر ہامش مجیبہ ص ۴۰ اور نسخہ قدیمہ قلمیہ مع الشرح فصل من کتاب السیر میں ہے:

ومن لعن الشیخین اوسب کافر　　　ومن قال فی الایدی الجوارح اکفر

وصحح تکفیر منکر خلافت ال　　　عتیق فی الفاروق ذٰلك الاظھر[3]

[1] شرح کنز للملا مسکین علی ہامش فتح المعین باب الامامۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۲۰۸

[2] طحطاوی علی مراقی الفلاح باب الامامۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۶۵

[3] نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان

ترکہ بھی ہرگز اسے نہیں پہنچ سکتا۔ عالمگیری جلد ۶ ص ۴۵۵ میں ہے:

المرتد لایرث من مسلم ولا من مرتد مثلہ کذا فی المحیط۔[1]	مرتد نہ کسی مسلمان اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا وارث ہوگا، ایسے ہی محیط میں ہے۔ (ت)

خزانۃ المفتین میں ہے:

المرتد لایرث من احد لامن المسلم ولا من الذمی ولا من مرتد مثلہ۔[2]	مرتد کسی کا بھی وارث نہ بنے گا نہ مسلمان نہ ذمی اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا۔ (ت)

یہ حکم فقہی مطلق تبرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبرا و انکار خلافت شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں،

والاحوط فیہ قول المتکلمین انہم ضلال من کلاب النار لا کفار وبہ ناخذ۔	اس میں محتاط متکلمین کا قول ہے کہ وہ گمراہ اور جہنمی کتے ہیں کافر نہیں، اور یہی ہمارا مسلک ہے (ت)

اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں بلکہ یہ تبرائی علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انھیں کافر نہ جانے خود کافر ہے، بہت عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح میں اُن کے عالم جاہل مرد عورت چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں:

کفر اول: قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ سُورتیں امیر المومنین عثمان غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ اہلسنت رضی اللہ تعالٰی عنہم نے گھٹادیں، کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ لفظ بدل دیے، کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید مین زیادت یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرفِ بشری کا دخل مانے یا اُسے محتمل جانے بالاجماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے۔ اللہ عزوجل سورہ حجر میں فرماتا ہے:

"اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝" ۔[3]	بیشک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بیشک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

بیضاوی شریف مطبع لکھنؤ صفحہ ۴۲۸ میں ہے:

[1] فتاوٰی ہندیہ کتاب الفرائض الباب السادس فی میراث اہل الکفر الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۴۵۵

[2] خزانۃ المفتین کتاب الفرائض قلمی ۲/ ۲۵۰

[3] القرآن الکریم ۱۵/ ۹

اوزادفیہ۔[1]	کچھ بدلے یا قرآن میں اس موجودہ میں کچھ زیادہ بتائے۔

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مطبع لکھنؤص ۶۱۷ میں ہے:

اعلم انی رأیت فی مجمع البیان تفسیر الشیعۃ انہ ذھب بعض اصحابھم الی ان القراٰن العیاذ باﷲ کان زائدا علی ھذا المکتوب المقروء قد ذھب بتقصیر من الصحابۃ الجامعین العیاذ باﷲ لم یختر صاحب ذٰلک التفسیر ھذا القول فمن قال بھذا القول فھو کافر لانکارہ الضروری۔[2]	یعنی میں نے طبرسی رافضی کی تفسیر مجمع البیان میں دیکھا کہ بعض رافضیوں کے مذہب میں قرآن عظیم معاذاﷲ اس قدر موجود سے زائد تھا جن صحابہ نے قرآن جمع کیا عیاذًا باﷲ اُن کے قصور سے جاتا رہا اس مفسر نے یہ قول اختیار نہ کیا، جو اس کا قائل ہو کافر ہے کہ ضروریات دین کا منکر ہے۔

کفر دوم: ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے باجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔ شفاء شریف صفحہ ۳۶۵ میں انہی اجماعی کفروں کے بیان میں ہے:

وکذٰلک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ افضل من الانبیاء۔[3]	اور اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں اُن غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔

امام اجل نووی کتاب الروضہ پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر صفحہ ۴۴ میں کلامِ شفا نقل فرماتے اور مقرر رکھتے ہیں، ملا علی قاری شرح شفا مطبوعہ قسطنطنیہ جلد ۲ صفحہ ۵۲۶ میں فرماتے ہیں: **ھذا کفر صریح**[4] (یہ کھلا کفر ہے۔) منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ص ۱۳۶ میں ہے:

ما نقل عن بعض الکرامیۃ من جواز کون الولی افضل من النبی کفر و ضلالۃ والحاد	وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہوا کہ جائز ہے کہ ولی نبی سے مرتبے میں بڑھ جائے یہ کفر و ضلالت و بے دینی و

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ماھو من مقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ۲/ ۲۷۴

[2] فواتح الرحموت بذیل المستصفٰی مسئلہ کل مجتھد فی المسئلۃ الاجتہاد الخ منشورات الشریف الرضی قم ایران ۲/ ۳۸۸

[3] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ماھو من المقالات ۲/ ۲۷۵

[4] شرح الشفاء ملا علی قاری فصل فی بیان ماھو من المقالات دار الفکر بیروت ۲/ ۵۱۹

فتوٰی (۴): مسئلہ ہفتم در قرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف و نقصان واقع شدہ یانہ؟ **جواب**: تحریف جامع القرآن بلکہ محرق و محرف قرآن در نظم قرآن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین و عنوان نظم قرآن مستغنی عن البیان وہمچنیں نقصان بعضی آیات واردہ درفضیلت اہلبیت علیہم السلام مدلول قرائن بسیار و آثارات بیشمار۔ (سید علی محمد ۱۲۶۳)	**فتوٰی (۴)**: ساتواں مسئلہ، عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں تحریف اور کمی واقع ہوئی ہے یا نہیں؟ **جواب**: قرآن کے جامع بلکہ جلانے والے اور تحریف کرنے والے کی تحریف نظم قرآن یعنی ترتیب آیات میں فریقین کے مفسرین کے کلام اور نظم قرآن کے عنوان سے واضح ہے، اور یونہی اہلبیت علیہم السلام کی فضیلت میں وارد بعض آیات میں کمی بہت سے قرائن اور بے شمار آثار سے ثابت ہے۔ (سید علی محمد ۱۲۶۳)

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیروکار ہوتے ہیں، اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کُھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوائے مجتہدان کے قبول سے اُسے چارہ نہیں اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجتہدین کے فتوٰی بھی نہ مانے تو الاقل اتنا یقینا ہوگا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا، بلکہ اُنھیں اپنے دین کا عالم و پیشواو مجتہد ہی جانے گا اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔ شفاء شریف ص ۳۶۲ میں انھیں اجماعی کفر کے بیان میں ہے:

ولھذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیھم اوشك اوصحح مذھبھم وان اظھر مع ذلك الاسلام واعتقدہ واعتقد ابطال کل مذھب سواہ فھو کافر باظھارہ بما اظھر من خلاف ذلک۔[1]	ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا اُن کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اُس کے خلاف اُس اظہار سے کہ کافر کو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔

اُسی کے صفحہ ۳۲۱ اور فتاوٰی بزازیہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۲ اور درروغرر مطبع مصر جلد اول صفحہ ۳۰۰ اور فتاوٰی خیریہ جلد اول صفحہ ۹۴، ۹۵ اور درمختار صفحہ ۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اول صفحہ ۶۱۸ میں ہے:

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ماھومن المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ص ۲۷۱

کی تاویل کرلیں گے کہ یہ افضل واعلی میں حصر ہے یعنی خدا کے برابر دُوسرا خدا ہے وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں جیسے لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار (علی کرم اللہ وجہہ کے بغیر کوئی بہادر جوان نہیں اور ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں۔ت) وغیرہ محاوراتِ عرب سے روشن ہے یہ نکتہ ہمیشہ یادرکھنے کا ہے کہ ایسے مرتدان لیام مدعیان اسلام کے مکروہ اوہام سے نجات وشفا ہے وباللہ التوفیق والحمد للہ رب العٰلمین۔

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے

کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں اُنکے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے، معاذاللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہرالٰہی ہے۔ اگر مرد سُنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہو گا محض زنا ہوگا، اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سُنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں، رافضی اپنے کسی قریب حتی کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا۔ سُنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حصہ نہیں، ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام، جوان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انھیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے، اور اُس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو اُن کے لئے مذکور ہوئے، مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوی کو بگوش ہوش سنیں۔ اور اس پر عمل کرکے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔ وباللہ التوفیق واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبدالمصطفٰی احمد رضا خاں